حفظ القرآن

کس کس کی کیا ذمہ داری؟



دار القلم
پبلیکیشنز

از قلم ابو عثمان حافظ محمد اکرام



قرآن اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا۔ (صحیح مسلم)

بے شک اللہ اس قرآن کے ذریعے سے بہت سے لوگوں کو عزت عطا کرے گا اور بہتوں کو ذلیل کرے گا۔ (صحیح مسلم)

ہم فریقین کی ذمہ داریوں کا جائزہ لینے سے پہلے فریقین کے فضائل کو جانتے ہیں۔

والدین کے فضائل

اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے والے قیامت کے روز دو ایسے قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جن کے سامنے دنیا کی ہر دولت کم ہوگی۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے روز قرآن مجید ایک تھکے ماندے آدمی کی شکل میں اپنے پڑھنے والوں کے پاس آئے گا اور پوچھے گا کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں ہی وہ ہوں جس نے تجھے راتوں کو جگایا اور تجھے گرمی میں پیاسا رکھا۔ بے شک ہر تجارت کرنے والا اپنی تجارت کا فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے تو آج میں دوسرے تاجروں کو چھوڑ کر تیرے پاس آیا ہوں۔ چنانچہ پڑھنے والے کو دائیں ہاتھ میں بادشاہی دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ (جنت) عطا کیا جائے گا۔ اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جائے گا۔ اس کے والدین کو دو قیمتی لباس پہنائے جائیں گے۔ جس کے مقابلے میں دنیا (اور جو کچھ اس میں ہے) کی ساری دولت ہیچ ہوگی۔ حافظ کے والدین عرض کریں گے۔ اے ہمارے رب ہماری یہ عزت افزائی کیوں ہوئی؟ انہیں جواب دیا جائے گا۔ اپنے بیٹے کو قرآن مجید پڑھانے کے بدلے میں۔ خود قاری سے قیامت کے دن کہا جائے گا "قرآن مجید جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا اسی طرح پڑھتا جا۔۔۔ اور جنت کے درجات طے کرتا جا۔۔۔ جہاں تیرا قرآن ختم ہوگا وہی تیرا مقام ہوگا۔ (طبرانی)

استاد کے فضائل

❁ قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے والے۔ اللہ والے اور اس کے چنے ہوئے بندے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ)

- قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں۔ فرشتے ان کی مجلس کے گرد کھڑے رہتے ہیں۔ (صحیح مسلم)
- قرآن سیکھنے اور سکھانے والوں کی وجہ سے ہی دنیا میں خیر و برکت ہے۔ (ابن ماجہ)
- قرآن کا علم سکھانے والے انبیاء کے وارث ہیں۔ (ابن ماجہ)
- قرآن مجید کی دو آیات بھی کسی کو سکھا دینا دنیا کی بڑی نعمتوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ (صحیح مسلم)
- قرآن کا علم سکھانے والے اساتذہ کو ان کے شاگردوں کے نیک اعمال کا ثواب ملتا ہے۔ (ابن ماجہ)
- قرآن سیکھنے اور سکھانے والے بہترین لوگ ہیں۔ (صحیح بخاری)

حفظ القرآن طالب علم کے فضائل:

- **قرآن مجید** سیکھنے کے لئے جو شخص گھر سے نکلے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتے ہیں۔ (صحیح مسلم)
- **قرآن مجید** کی بکثرت تلاوت کرنیوالے لوگ قابل رشک ہیں۔ (صحیح بخاری)
- **قرآن مجید** پڑھا کرو قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔ (صحیح مسلم)
- **قرآن** اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑا کرے گا اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (صحیح ابن حبان)
- **قرآن** کی تلاوت آسمان پر راحت کا سبب اور زمین پر ذکر خیر کا باعث ہے۔ (مسند احمد)

قرآن کی تلاوت اللہ اور اس کے رسول سے محبت پیدا کرتی ہے۔ (ابو نعیم)

- قرآن کی تلاوت قبر میں سوال کا درست جواب دینے کا باعث بنے گی۔ (ابوداؤد)
- قرآن مجید کی تلاوت قبر میں میت کو عذاب سے محفوظ رکھتی ہے۔ (طبرانی)
- قرآن مجید کا علم حاصل کرنے والوں سے فرشتے محبت کرتے ہیں۔ (احمد۔طبرانی)
- قرآن کا علم سیکھنے والے نبوی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ (ابن ماجہ)
- قرآن کا عالم عابد سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (ابزار)
- قرآن کو زبانی یاد کرنے والے کی جنت میں تاج پوشی کی جائے گی، عزت اور وقار کا تاج رکھا جائے گا۔ (طبرانی)
- قرآن قبر میں آ کر سکون وراحت کے ساتھ جنت کا سرٹیفکیٹ دائیں ہاتھ میں دے گا۔ (مسند احمد)

کسی بچے کو حفظ کروانے کے لئے تین فریق مداخلت کرتے اور حصہ لیتے ہیں۔ان تینوں کا کردار بہت اہمیت کا حامل ہے۔ان کی دلچسپی اور اللہ سے گہرے تعلق کا ہونا بہت ضروری ہے۔

1. والدین
2. استاد
3. بچہ از خود

اس کے علاوہ انتظامیہ اور معاشرے کا بھی بہت عمل دخل ہے لیکن اگر یہ تین فریق صحیح ہوں تو پھر کسی قوت کا ڈر نہیں۔اب ہم ذیل میں ان تینوں فریق کی ذمہ داریاں درج کرتے ہیں۔

1 والدین کی ذمہ داریاں

- جس بچے کو حفظ کرانا اور نیک بنانا ہو۔اس کو جنم دینے کے لئے جب باپ اس کی ماں کے پاس جائے تو اس کو اس وقت کی مسنون دعا پڑھنی چاہیے تاکہ وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی مصداق ٹھہرے کہ وہ بچہ شیطان سے محفوظ رہے گا۔(بخاری و مسلم)
- والدین کو پتہ ہو کہ ہماری اس صحبت کے نتیجہ میں اولاد جیسا پھل، پیداوار اور صدقہ جاریہ حاصل ہوگا۔محض جانوروں کی طرح شہوت پوری کرنا مقصد نہ ہو۔بلکہ اولاد کی تمام تر ذمہ داریاں پوری کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہوں۔
- سب سے اہم یہ کہ اولاد کو ہمیشہ حلال لقمہ، حلال پوشاک اور لباس و زینت دی جائے۔ساری زندگی ایک ذرہ بھی حرام نہ کھلایا جائے۔ہمارے اسلاف میں جتنے بھی عالم، محدث، مفسر پیدا ہوئے ان کے والدین کا یہی طریقہ تھا۔اہتمام اور باریک بینی سے وہ حلال مال کی تگ و دو کیا کرتے تھے۔کیونکہ حرام مال سے پالا

گیا جسم، بنایا گیا لباس اور کھلایا گیا کھانا، سب جہنم میں جائے گا۔ (صحیح مسلم)

- بچہ ایسا قرآن کے لئے وقف کیا جائے جو ذہین ہو، نہ کہ جو سکول نہ چلتا ہو تو اس کو ہم مسجد میں چھوڑ آئیں ورنہ اسلام ترقی نہیں کرے گا۔ اور ایسے جاہل مولوی جو ہمیں نظر آتے ہیں۔ ویسے ہی مزید ملتے رہیں گئے۔
- ناظرہ قرآن اہتمام سے پہلے پڑھا لیا ہو اور پرائمری کلاسز بھی۔
- محترم والدین! حفظ کروانا کوئی فیشن نہیں ہے۔ جیسا کہ آجکل سمجھ لیا گیا ہے کہ بچہ حافظ بن جائے۔ سب مجھے حافظ کا باپ کہہ دیں۔ نہیں حفظ اس چیز کا نام نہیں بلکہ حفظ کروانا خالصتاً اسلامی فعل ہے۔ اس کا تعلق ایمان وتقویٰ سے ہے۔ اس کے لئے خود آپ کو بھی اور بچے کو بھی اسلامی بنانا ہوگا۔ اپنے دل میں ایمان وتقویٰ کو پیدا کرنا ہوگا۔ بچے کو اسلامی ماحول فراہم کرنا ہوگا یہ نہ ہو کہ بچہ حفظ تو کرتا ہو لیکن اس کی نمازوں کا آپ کو کوئی پتہ نہ ہو۔ عام طور پر والدین ذمہ داری استاد پر، اس کی نااہلی پر اور اس کی تربیت کی کمی پر ڈال دیتے ہیں۔ حالانکہ نبی اکرم انے یہ کام والدین کے ذمہ ڈالا ہے کہ اگر دس سال کے بعد بچہ نماز ادا نہ کرے تو اس کو مارو۔ (ابوداؤد)

محترم والدین آپ کیوں نہیں مارتے؟ آپ صبح خود بھی اور بچے کو نماز کے لئے کیوں نہیں اٹھاتے۔ آپ کے دل میں یہ خیال کیوں آتا ہے کہ ایک گھنٹہ ابھی اور سو لے۔۔۔ سارا دن پڑھنا ہی ہے نہ۔۔۔ اور جب رات کو گھر آتا ہے تو کیوں عشاء کی نماز کا حساب لئے بغیر سُلا دیتے ہو۔۔۔ چھٹی کا سارا دن وہ کیوں نمازیں ادا نہیں کرتا۔۔۔ محترم والدین اگر آپ کام پر ہوتے ہیں تو آپ کی بیوی کیوں ایسی نااہلی دکھاتی ہے؟؟؟؟ کیا اہل ایمان کی ایسی بیویاں وہاں ہونی چاہیں جو بچے کو نماز کا پابند بھی نہ بنا سکیں۔ حالانکہ پرائمری سکول تو ماں کی گود ہوا کرتی ہے۔ کم از کم نماز کا معاملہ تو والدین اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ سارا کام قاری صاحب

پر ہی نہ ڈال دیں۔۔۔یاد رہے کہ جب بچے کا نماز کا پابند ہونا اس قدر ضروری ہے تو جناب آپ کا خود نمازی ہونا کتنا ضروری ہوگا۔خود آپ فرضی نماز نہ ادا کریں اور بچے کو ایک اضافی کام حفظ کا سونپ دیں؟ بچہ بھی کب تک اس کو نبھائے گا۔وہ بھی ماں باپ کی عیاشیوں اور ستائشوں میں کھو جائے گا۔۔۔مست و مگن ہو جائے گا۔

❁ بچے کا لباس اسلامی ہونا چاہیے نہ کہ بچہ مدرسہ میں تو شلوار قمیض پہنے۔لیکن جونہی وہ گھر کی دہلیز پار کرے فوراً وہ پینٹ شرٹ اور ٹروزر کی تنگی اور چستی پر اتر آئے۔یہود و نصاریٰ کے لباس کو اپنا لے عید پر اور دیگر شادی بیاہ کے موقع پر آپ اسے پینٹ شرٹ لے کر دیں یہ درست نہیں اور نہ ہی اسے سکن فٹ لباس لے کر دیں اور نہ ایسا ہو کہ جسم بازو اور ٹانگیں ننگی رہتی ہوں۔ کیوں کہ عورت کی طرح چھوٹا خوبصورت بچہ بھی شہوت کا باعث ہے اس کو چھپا کر رکھنا والدین کی ذمہ داری ہے تاکہ کسی فحش اغلام پرست کی نظر آپ کے معصوم پھول پر نہ جم جائے۔وہ اس کو نشانہ نہ بنا ڈالے۔

❁ جب استاد بچے کی کسی خامی کی بابت شکایت کرے تو یہ نہ کہا جائے کہ میرا بچہ تو ایسا کر ہی نہیں سکتا۔بلکہ کشادہ دلی سے استاد کو محسن سمجھتے ہوئے قبول کر لیا جائے اور اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

❁ بچے کے دوستوں پر بھی کڑی نظر رکھی جائے کہ کہیں وہ آوارہ لڑکوں سے تو نہیں پھرتا؟۔ اپنی عمر سے بڑے لڑکوں سے تو نہیں گھومتا؟۔اس کی سوسائٹی کیسی ہے؟ اس کی عادتیں کیسی ہیں؟۔اس کا دوسروں سے رویہ کیسا ہے؟۔

❁ ناظرہ تو ہر والدین پڑھے ہوتے ہیں۔لہذا بچے کا گاہے بگاہے ٹیسٹ لیا جائے۔یا کسی اور کے آگے بیٹھایا جائے۔

❁ بچہ جو استاد کو سارے دن میں سناتا ہے وہ تین چیزیں ہوتی ہیں۔

1. سبق
2. سبقی پارہ
3. منزل

❁ سب سے پہلے بچہ آتے ساتھ سبق سناتا ہے۔اس کے بعد سبق کے ساتھ والا تین پاؤ یا پورا سپارہ سنانا ہوتا ہے۔ اس کو سبقی پارہ کہتے ہیں ۔اس طرح باقی جو سپارے ہوں ان میں ترتیب وائز ایک سپارہ (کم از کم) ضرور سنانا ہوتا ہے۔اس میں کوئی غفلت اور سستی نہیں ہونی چاہیے۔اس کو منزل کہتے ہیں اور باقاعدہ آپ کو اس کا ٹیسٹ لیتے رہنا چاہیے۔

❁ عام طور پر تین سال میں حفظ مکمل ہو جانا چاہیے۔ پہلے سال میں اگر چھ سے سات پارے کرے تو کامیاب طالب عالم ہوتا ہے۔دیر ہونے پر فوراً نوٹس لیا جائے۔آیا بچہ درست نہیں یا استاد کی توجہ نہیں۔

❁ بچے کی ہر طرح سے ٹینشن دور ہونی چاہیے۔عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بچہ گھویلو حالات سے بدظن اور پریشان رہتا ہے۔اس کو محسوس کر کے فوراً سے پہلے اس کا ازالہ ہونا چاہیے۔یاد رہے کہ ٹینشن کا بنیادی سبب یہ ہے کہ جو کچھ اللہ نے دیا ہو اس پر شکر نہیں کیا جاتا اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے نہیں دیا ہوتا اس پر صبر نہیں کیا جاتا۔لہذا بچے کو صبر اور شکر کا اس قدر وعظ کریں کہ اس کی ہر ایک خواہش جو بے مقصد ہے۔غیر شرعی ہے یا آپ کے بس اور وسائل میں نہیں آتی تو اس کو صبر وشکر سے مطمین کریں اور آخرت کے حصول کی طرف گامزن کریں کہ اصل گھر تو وہی ہے پرسکون زندگی تو وہاں ہوگی۔تمام تر ریسٹ وہاں کریں گے۔ بڑا گھر، گاڑی، اچھی سائیکل وہاں چلائیں وغیرہ۔اور جو جائز اور اچھی خواہش ہو وہ نیکی اور ثواب سمجھ کر باقی بچوں کی نسبت

زیادہ جلدی اور خلوص کے ساتھ پوری کر دینی چاہیے۔

☆ جب بچہ چھٹی کا مطالبہ کرے تو بغور جائزہ لیا جائے خوامخواہ ترس کھا کر چھٹی نہ کروالی جائے عام طور پر والدہ ایسے کرتی ہے اور اگر چھٹی کا کیس ہو تو پھر مجبور بھی نہ کیا جائے۔

✿ شرعی کھیلوں کی طرف بھرپور توجہ دی جائے۔ مثلاً گھڑ سواری، دوڑ، تیراکی، نشانہ بازی کشتی وغیرہ جیسی مسنون کھیلوں کا اہتمام کرایا جائے تا کہ غلبہ اسلام کا کام آسان ہو سکے۔

✿ بچہ کارٹون دیکھنے کا شوقین نہ ہو۔ کیونکہ کارٹون اللہ کی مخلوق سے مذاق ہے۔ ریسلنگ جیسی بے حیا کھل کو نہ دیکھتا ہو کیوں کہ نبی ﷺ نے مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک بتلایا ہے بچہ اپنے بہن بھائیوں میں بیٹھ کر یہ ننگ دڑھنگ بدمعاش نہ دیکھتا ہو۔ نیشنل جگرافک چینل پر بیٹھ کر جانوروں کے جنسی عمل کو نہ دیکھتا ہو۔ سٹیج ڈرامے دیکھ کر ویسی ہی جگتیں وہ ہر چھوٹے بڑے نہ سے لگاتا پھرتے ڈرامے اور فلمیں دیکھ کر ویسی ہی بے بہودہ، آوارہ اور لچر گفتگو کو نہ اپنائے کرکٹ اور دیگر کھیلوں کو دیکھ کر اس پر بھی ویسا ہی جنون کھیل نہ چڑھا رہے۔

✿ اس حفظ کے طالب علم بیٹے کی ماں اور بہن ایسی ہو جو اس کو تاریخی نصیحت آموز واقعات اور قصے دلچسپ انداز میں سنا کر اس کا شوق اور چاہت قرآن بڑھائے نہ کہ وہ خود ایسی ہوں کہ اس کے سامنے فیشن اور بے حیائی کا بازار گرم کریں۔ خود بچے کے سمجھانے پر اس کو ڈانٹ دیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ گھر میں گانے اور قوالی کی جگہ پر خوبصورت تلاوت کی کیسٹیں اور سی ڈیز لا کر دیں۔ اچھی اچھی نظمیں لا کر دی جائیں۔ آج ہمارا بچہ ویڈیو گیمز کی سی ڈیز پر پیسے کو برباد تو کر دیتا ہے۔ لیکن تلاوت کی سی ڈی ڈھونڈے گھر سے نہیں ملتی۔ ہمارا کمپیوٹر اسلام کے غلبے کے لئے استعمال ہونا چاہیے۔ ہمارا موبائل اسلام کی ترقی کے لئے ہونا چاہیے۔ اسلام کسی ایجاد کا انکاری نہیں۔ لیکن ہر چیز کو اسلام کے ماتحت کرنے کا طریقہ بتاتا ہے۔ شتر بے مہار ہو کر نہیں چھوڑتا۔

✿ غذا اور خوراک کے حوالے سے اس قدر غفلت اور لاپرواہی برتی جاتی ہے کہ کیا کہنا۔ بعض اوقات بچے کو تھوڑی زیادہ یا قابل غور غذا درکار ہوتی ہے۔ بعض اوقات چیزیں موافق نہیں ہوتی۔ لہذا ایسی خوراک دینی چاہیے جو فائدہ مند ہو۔ زود ہضم ہو، طاقتو ہو اور بچے جو خود ہی لے کر کھاتے پھرتے ہیں کھٹی میٹھی۔ آرٹیفشل فلیوز سے بنی گولی ٹافیاں اور سپاریوں جیسا کینسر، ان پر فی الفور پابندی لگائی جائے اور ان سے روکا جائے۔ ترغیب سے بھی اور ترہیب سے بھی۔

✿ بچے کو علیحدہ رہائش اور کمرہ دیا جائے۔ عام طور پر بچہ مدرسہ میں تو پڑھ لیتا ہے لیکن گھر میں آکر اسے پڑھنے کی جگہ اور ماحول میسر نہیں آتا۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اسے پڑھنے کو کمرہ دیا جائے۔

✿ بری عادتوں اور بری کھیلوں سے دور رکھا جائے۔ مثلاً پتنگ بازی، آتش بازی، کبوتر بازی، کتے اور بلیوں کو پالنا وغیرہ۔

✿ جو بچے مسجد اور قرآن آگے رکھ کر گالی دے دیں گے وہ باہر بالکل بے خوف گالی گلوچ کر لیا کریں گے۔ جبکہ عام بندہ مسجد میں گالی دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ لہذا بچوں کو اس لعنت سے روکا جائے۔

✿ جو جلسے، پروگرام وغیرہ ہوتے ہیں ان میں بچوں کو بھرپور جانے دیا جائے تاکہ وہ اصلاح کے عمل کو دیکھ اور سن سکیں۔ تاکہ ان کو عملی تربیت بھی ہو جائے، ان کو جمعہ بدل بدل کر پڑھایا جائے۔

✿ جب بچہ بارہ تیرہ سال کا ہو جائے تو آپ ایک اچھے والد کے ساتھ ساتھ بچے کے اچھے دوست بھی بن جائیں اور بغیر جھجک کے بچے کو جنسی بے راہ روی سے بچانے والی معلومات

فراہم کریں۔ مدرسے میں عام طور پر چھوٹے بڑے بچے مکس ہونے کی وجہ سے بچہ نسبتاً جلدی بالغ ہو جاتا ہے۔ اس لئے سمجھانا بہت ضروری ہے ورنہ وہ مشت زنی میں برباد ہو جائے گا۔

✿ عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بچے کو قرآن ختم کرتے ساتھ ہی سکول، اکیڈمی وغیرہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ٹھیک ہے بچے کا حق ہے کہ اس کو دنیاوی تعلیم بھی دی جائے۔ لیکن پہلے قرآن کو پختہ کرنے دیا جائے۔ رمضان میں ایک دفعہ مصلیٰ سنا لے، تسلی ہو جائے تو پھر اسے تعلیم میں مشغول کیا جائے بلکہ بعد میں بھی توجہ جاری رکھی جائے۔ اس لئے کہ قرآن بھول جانا بہت سخت گناہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قرآن سینے سے اس طرح نکل جاتا ہے، جس طرح اونٹ کو کھول دو تو وہ گم ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم)

✿ ایک اور حدیث میں یوں آتا ہے کہ نبی ﷺ کو دکھایا گیا کہ ایک شخص کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا۔ پتھر دور گر جاتا تھا تو فرشتے پکڑنے جاتے تو اس آدمی کا سر پھر صحیح ہو جاتا۔ اس طرح یہ سلسلہ جاری تھا تو نبی ﷺ نے پوچھا یہ کیوں ہو رہا ہے۔ تو آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ قرآن کو پڑھ کے بھلا دیتا تھا اور فرض نماز پڑھے بغیر سوتا رہتا تھا۔ (صحیح بخاری)

② استاد کی ذمہ داریاں

✿ استاد کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ وہ اپنے شاگردوں کا روحانی باپ ہے۔ ان بچوں کے والدین نے آپ پر اعتماد کیا ہے اور اپنے جگر گوشوں کو آپ کے سپرد کر کے چلے گئے ہیں۔ اب آپ نے ان کو قرآن کے علم سے مزین کرنا ہے۔ ان کا اللہ کے بعد اب تم ہی آسرا ہو۔ اور استاد کو یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ نبی کریم ﷺ کو بھی معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اس حوالے سے تیری ڈیوٹی نبیوں والی ہے۔ تجھے اس منہج پر رہ کر، اسی طرح ذمہ داری سمجھ کر، معلم انسانیت کے سنہری اور بے داغ کردار کو اپنا کر بے لوث اسوہ کو لے کر اپنی ڈیوٹی سرانجام دینا ہوگی۔

❁ تیرا رویہ اپنے شاگردوں سے ایسے شفیق باپ کی طرح ہونا چاہیے جس کا آئیڈیل زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما کا سایہ شفقت نبی ﷺ ہو کہ وہ زید اپنے والد سے بڑھ کر نبی ﷺ سے پیار کرتا تھا۔

☆ اے معلم قرآن! بچو کو ڈانٹتے وقت انس رضی اللہ عنہ کے استاد نبی ﷺ کو نہ بھولنا کہ جس نے دس سال اس کو مارا تک نہیں تھا۔

❁ تم اس صفہ کے چبوترے مدرسے کے استاد ہو جس میں 1430 سال پہلے معلم انسانیت ﷺ تمہاری جگہ بیٹھ کر اپنے ہونہاروں کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

❁ محترم اساتذہ! اپنا مقام کہیں بھول نہ جانا، تم لوگ میراث انبیاء علیہم السلام کے وارث ہو۔ تم وہ خوش قسمت ہو جنہوں نے نبیوں کی وراثت کو سمیٹا ہے۔ محترم بھائیوں آپ کو پتہ ہے نا انبیاء کی وراثت مال اور درہم دینار نہیں ہوا کرتے تھے۔ تو اس لئے اس مقدس فریضہ کو کہیں پیشہ نہ سمجھ لینا۔ اس کو اپنی دنیا سدھارنے کا ذریعہ نہ بنا دینا۔

❁ محترم اساتذہ تم دنیا کے بہترین لوگ ہو، کیوں کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا تھا "تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جو قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہیں"۔ (صحیح بخاری) تو کیا کبھی بہتر اچھے اور عظیم لوگ برے کام بھی کیا کرتے ہیں؟۔ ہرگز نہیں نظر بازی، اغلام پرستی، مشت زنی، اخلاطِ زن، بازاروں میں بے مقصد تفریح۔۔۔۔ اس جیسے حیاء سوز فعل آپ میں نہیں ہونے چاہیے۔

❁ مجھے حیرت کہ جو استاد اپنے روحانی بیٹوں سے منہ کالا کر بیٹھے ہیں یا ہوتا دیکھ کر خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں۔ اللہ انہیں معاف فرمائے۔

❁ یہ تو ایک مقدس رشتہ تھا۔ ایک اعتماد کا سنہری سلسلہ تھا۔ عقیدت واحترام کا حسین عنوان تھا۔ ایک نبوی منہج کی تکمیل کا ذریعہ تھا۔ اس رشتے کو، اس اعتماد کو، اس عقیدت واحترام کو روندنا نہیں چاہیے۔

❁ محترم اساتذہ! آپ نے اپنے اس روحانی بیٹے کو صرف رٹانے کی حد تک نہیں رکھنا، بلکہ ایسا پڑھا لکھا انسان معاشرے کو فراہم کرنا ہے جو ہر ایک کے لئے سکون کا باعث ہو۔ ایسا داعی ہو جس کی دعوت مؤثر ہو۔ ایسا بیٹا بنے جو والدین کا فرمان بردار ہو۔ ایسے مجاہد پیدا کرنے ہیں، جو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، موسی بن نصیر رحمہ اللہ، محمد بن قاسم رحمہ اللہ اور محمود غزنوی رحمہ اللہ جیسے ہیروز قرار پائیں۔ اور یہ تبھی ہوگا جب ہمارے اساتذہ کرام خود کو اسلام کا نمونہ بنا کر، خود کو داعی و مجاہد بنا کر عمل کے میدان میں لا کر دکھائیں گے۔ تو پھر معاشروں میں تبدیلی آئے گی۔

❁ محترم! آپ بچو کے لئے اپنے شاگروں کے لئے آئیڈیل ہوتے ہیں۔ جیسا وہ آپ کو دیکھتے ہیں وہ ویسا ہی کرتے ہیں۔ یہ ان کی محبت ہوتی ہے۔ تو یہ آپ پر ذمہ داری بڑھانے والی بات ہے اس لئے ایسا کوئی کام نہ کرنا جو آئندہ گناہ جاریہ بن کر نقل ہوتا رہے۔ کوئی ایسی عادت اور کھیل جو جنون کی حد تک ہو جیسے کرکٹ وغیرہ اس سے اجتناب کرنا، جھوٹ، ہیرا پھیری، بددیانتی، بے ہودہ بکواس، چغلی وغیبت، تلخ کلامی، فون پر گھنٹوں کسی اجنبی سے باتیں، کسی کے پیسے دبا لینا، قرض واپس نہ کرنا وغیرہ۔

❁ غرض یہ کہ اساتذہ کا لباس، اس کی اسلامی شکل وصورت، ان کی سیرت، ان کا اخلاق و کردار ایک مسلم ومومن کی تصویر بن کر سامنے آئے۔ وہ خود بھی نفلی اور مستحب ومسنون اعمال اور دعائیں وعاجزی کرتا نظر آئے۔ اور آگے اپنے جگر گوشوں کو بھی یہی سکھائے۔ تاکہ جنت میں بھی ایسی ہی مجالس سج سکیں۔

❁ اگر کسی بچے کے والدین یا گھر سے کوئی ملنے آئے تو استاد نہایت اخلاق سے ملے ہو سکے تو تواضع بھی کرے۔ اور ان کو بچے کی تمام صورت حال سے آگاہ کرے اور بچے کا گھریلو حالات و معاملات معلوم کرے۔ اور آخر میں دعا کی اپیل بھی کرے۔

- عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ بچے کا جب قرآن ختم ہونے والا ہوتا ہے تو جلدی جلدی سپارے ختم کروائے جاتے ہیں۔ سبقی، منزل بند کروا دی جاتی ہے۔ یہ بہت بڑی خیانت ہے، اس سے بچنا چاہیے۔
- بچے کی آمین کے پروگرام کی جلدی اور طرح طرح امیدیں اور مطالبے رکھے جاتے ہیں۔ اس طرح بھکاریوں کی طرح مال پر نظر رکھنا دین دار طبقے کو زیب نہیں دیتا۔

دیگر ذمہ داریاں

1. استاد کو منزل خود یاد ہو۔
2. حتی الوسع طلباء کا سبق، سبقی اور منزل خود سنتا ہو۔
3. کلاسز کو بروقت اٹینڈ کرتا ہو۔
4. چھٹی کو زہر قاتل سمجھتا ہو۔
5. طلباء سے اپنے ذاتی کام نہ لیتا ہو۔
6. نرمی اور پیار سے گفتگو کرتا ہو
7. ڈانٹتے وقت بچے کے ماں باپ یا دیگر کا برا حوالہ نہ دیتا ہو۔
8. گالی سے اس کا دور کا واسطہ بھی نہ ہو۔
9. استاد کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ پورے 24 گھنٹے کا حساب لے اور قابل اصلاح اوقات کی اصلاح کرلے۔
10. اکھٹے کھانا ہو تو اپنے طلباء کے ساتھ بیٹھ کر کھائے۔
11. اپنے لئے کوئی خاص بستر، گدی اور تکیہ نہ لگوائے۔

12. دوران کلاس حتی کہ بعد میں بھی اپنا جسم نہ دبوائے۔
13. گھر کا یا دیگر غصہ ان کو نہ دکھائے۔
14. خوامخواہ کا پریشر نہ ڈالے کہ بچوں کو سنانا ہی مشکل نظر آئے۔
15. بچے کی چھٹی بند نہ کی جائے۔ چھٹی بند کر کے پڑھا نہیں جا سکتا۔
16. گاہے بگاہے کھیلوں کا بھی اہتمام کرے۔
17. سوال پروگرام ہو اور طلباء کو درست جواب دینے پر انعام دیا جائے۔
18. دو لڑے ہوئے شاگردوں کی انصاف کے ساتھ صلح کرائی جائے۔
19. بالغ ہونے پر بچوں کو متعلقہ جنسی مسائل بتائے جائیں اور اس میں شرم نہ محسوس کی جائے۔
20. بنیادی شرعی مسائل بتائیں جائیں۔
21. بچوں کے دینی سوالوں کے جواب دیئے جائیں۔
22. والدین سے مستقل رابطہ رکھا جائے۔ بچہ نہ آنے پر دوسرے بچے کو بھجوا کر طلب کیا جائے۔
23. ہلکا پھلکا بنیادی لٹریچر پڑھنے اور سننے کو دیا جائے۔
24. استاد بچوں کا روحانی باپ ہونے کے ساتھ ساتھ ان کا دوست بھی ہو۔
25. طلباء کو اپنا صدقہ جاریہ سمجھے تاکہ بنیادی لالچ ختم ہو جائے۔
26. اپنے شاگردوں سے دعاؤں کی درخواست کرے اس سے آپ کے اندر عاجزی آئے گی اور ان کے اندر احساس ذمہ داری جنم لے گی۔
27. بچے کے پاس اگر کھانے اور کھیلنے والی چیز کلاس میں برآمد ہو جائے تو اس کو

مسلے اور توڑے نہیں۔ کیونکہ بچے کو یہ اپنی جان سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔

28 بچوں کی صحت کا خیال رکھے۔

29 خود بھی صاف رہے اور طلباء کو بھی صفائی کی اہمیت باور کرے اور پابند کرے۔

30 سستی کاہلی سے دور رہے، اور دور رکھے، کلاس میں ہی نہ سوتا پھرے۔

31 بچوں کو دعاؤں کا سبق خصوصی اہتمام سے یاد کرائے بالخصوص صبح وشام کے اذکار یاد کروائے جائیں اور صبح کلاس میں بیٹھ کر قرآن سے پہلے اور اسی طرح شام کو پڑھے جائیں۔

32 استاد اگر بچے کو کچھ کھلا نہ سکتا ہو تو کم از کم بچے کی بھی کوئی چیز نہ کھائے چہ جائیکہ اس کا کھانے والا ٹیفن ہی خالی کر دے۔

33 اذان، تکبیر اور بڑے بچوں کو جماعت کروانے کا موقع دیا جائے۔

34 استاد کی اگر دنیاوی تعلیم کم ہو تو کوشش کرے کہ اس کو بڑھائے کورسز کرے، کمپیوٹر پر مہارت حاصل کرے، نہ کہ موبائل بھی بچوں سے ہی چلوائے۔

3 بچے کی ذمہ داریاں

میرے پیارے سے بھائی! آپ کے والدین نے آپ کو قرآن جیسی مقدس کتاب کو زبانی یاد کرنے کے لئے وقف کیا ہے۔ اللہ اکبر کتنا عظیم کام ہے، وہ کتاب جس کا ایک ایک حرف پڑھنے سے دس دس نیکیاں ملتی ہیں (ترمذی)۔ وہ کتاب جس کے ماہر کو نیک فرشتوں کا ساتھ نصیب ہوگا (مسلم)۔

وہ کتاب جس کو خوبصورت طریقے سے پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ کان لگا کر سنتے ہیں۔ (صحیح مسلم)

وہ کتاب جس کو پڑھنے اور پڑھانے والا بہترین لوگوں میں سے ہوتا ہے۔ (بخاری)

اے میرے بھائی تو کتنا سعادت مند اور خوش قسمت ہے کہ قرآن یاد کر لینے پر تجھے قیامت والے دن کہا جائے گا تو جنت میں قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا۔ جہاں تیرا قرآن ختم ہو گا وہی تیرا مقام ہو گا۔ (مسند احمد)

کیا تجھے پتہ ہے کہ جب تو مدرسے میں پڑھنے آتا ہے تو تمام مخلوق تیرے لئے دعا کرتی ہیں۔ حتی کہ مچھلیاں پانی میں اور چیونٹیاں اپنے بلوں میں۔ (ابن ماجہ)

اتنے اچھے کام پر تجھے تیرے والدین نے ڈالا ہے۔ تیرے اوپر سب سے پہلی جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ اپنی والدین کا ادب واحترام ہے جو تیرا ہر وقت خیال رکھتے ہیں۔ تیری ضروریات پوری کرتے ہیں۔ اس وجہ سے تجھے ان کی بات کو مان کر حفظ میں توجہ، شوق اور لگن دکھانی چاہیے۔ تیرے والدین نے تجھے حفظ میں اس لئے ڈالا ہے تاکہ تو ان کی نجات کا سبب بن سکے۔ تو تجھے ان کی امیدوں پر پورا اترنا چاہیے۔ ویسے تو ان کو کاندھوں پر اٹھا کر حج بھی کرواتا رہے تو تو حق ادا نہیں کر سکتا۔ اگر تیرے قرآن کو حفظ کرنے اور اس پر عمل کرنے کی وجہ سے تیری اور ان کی نجات ہو گئی تو کتنا ہی اچھا ہو گا۔

❁ اس کے بعد تیرا فریضہ بنتا ہے کہ تو اپنے استاد کا ادب واحترام کر اور دل سے انہیں اچھا جان اور غائبانہ ان کی تعریف کر، کیونکہ وہ تیرا روحانی باپ ہے۔ اگر وہ تجھے سزا بھی دے تو اس کو اپنے لئے بہتر سمجھ اور غصہ نہ کر۔ کتنے ہی شاگردوں کو دیکھا گیا ہے کہ جو پڑھائی میں اتنے لائق نہیں ہوتے۔ لیکن استادوں کی عزت واحترام اور حکم کی تعمیل کی وجہ سے وہ اوج کمال حاصل کر جاتے ہیں۔ اور کتنے ہی لائق شاگردوں کو اساتذہ کی بددعا لگتے اور برباد ہوتے دیکھا گیا ہے۔ اور اگر استاد کے اندر کوئی غلطی خامی کو دیکھ لیا جائے تو بھی بڑے اچھے اور باادب انداز میں بتلا دیا جائے۔

❁ اس کے بعد یہ کہ قرآن کو اس نیت سے پڑھنا ہے کہ ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں مل رہی ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت بھی فرمائی کہ میں یہ نہیں کہتا کہ ال م ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ (جامع ترمذی)

❁ طہارت کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا جائے۔ پیشاب کرنے کے بعد پیشاب والی جگہ کو اچھی طرح دھویا جائے۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کے چھینٹوں سے بچا جائے۔ کپڑے پاک صاف رکھے جائیں، خوشبو لگائی جائے، ناخن کاٹے جائیں اور ہو سکے تو ہر حال وضو میں رہا جائے۔

❁ قرآن کو حفظ کرنا فرض نہیں لیکن جو حفظ کر لیا جائے اسے یاد رکھنا فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قرآن بھول جائے وہ یہ نہ کہے کہ میں قرآن بھول گیا بلکہ یہ کہے کہ میں نے قرآن بھلا دیا۔ (صحیح مسلم) اس لئے اس گناہ سے بچنے کے لئے نہایت محنت کرنا ہو گی چھٹی کے ٹائم پر بھی پڑھنا ہو گا اور بالخصوص گناہ سے بچنا ہو گا۔ امام شافعیؒ سے کسی نے پوچھا کہ جو یاد کرتا ہوں وہ بھول جاتا ہے کیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا گناہوں کو چھوڑ دے، جس طرح آپ کسی گندے برتن میں نہیں کھاتے۔ اس طرح قرآن بھی گندے سینے میں نہیں ٹھہرتا۔

❁ قرآن کو مشکل نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں چار دفعہ ایک ہی سورت میں ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے اس قرآن کو آسان کر دیا ہے تو کوئی ہے جو سوچے سمجھے۔

❁ سبق، سبقی اور منزل سناتے وقت اگر استاد محترم کی توجہ کسی اور طرف بھی چلی جائے تو ''ڈنڈی'' نہ ماری جائے بلکہ ایمان داری سے سنایا جائے اور بالخصوص ''جوٹی'' اور پھر اپنی پسند کی ''جوٹی'' سے بچا جائے اور اگر لگ جائے تو دیانت داری سے کام لیا جائے اور غلطیاں بتاتے وقت استاد کے ساتھ جھوٹ نہ بولا جائے۔

❁ اگر کوئی آپ سے چھوٹا ہے تو وہ آپ کا چھوٹا بھائی ہے۔اس سے شفقت سے پیش آنا ہے اور اگر کوئی آپ سے بڑا طالب علم ہے تو وہ آپ کا بڑا بھائی ہے۔اسے بھائی جان کہنا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (جامع ترمذی)

1. کلاس میں ہر کسی سے اچھا سلوک برتنا ہے۔آپس میں لڑنا جھگڑنا نہیں۔
2. کلاس میں گیس چھوڑ کر ماحول کو آلودہ نہیں کرنا۔
3. کلاس میں بیٹھ کر پڑھنا ہے فضول باتیں نہیں کرنی۔
4. ایک دوسرے کے غلط نام نہیں رکھنے۔
5. کلاس میں کھیلنے اور کھانے والی چیز نہیں لے کر جانی۔
6. جان بوجھ کر کسی کی شکایت نہیں لگانی۔لیکن اگر لگانی پڑے تو پھر ڈرنا نہیں حق بات کہنی ہو تو نیزے کی نوک پر بھی کہہ دینی چاہیے۔
7. اگر کوئی دعوت کر دے تو اچھے طریقے سے کھایا جائے اور کم کھایا جائے اور پھر میزبان کو مخصوص دعا اور شکریے کے ساتھ نوازا جائے۔
8. نماز نہیں چھوڑنی کیوں کہ دس سال کی عمر میں نماز مکمل طور پر فرض ہو جاتی ہے۔
9. مسجد میں آ کر گھر سے آتے اور جاتے وقت اور ہر بڑے اور بزرگ کو سلام کہنا ہے۔
10. جھوٹ نہیں بولنا۔گالی گلوچ نہیں کرنا،کسی کی بدتمیزی نہیں کرنی۔
11. اپنا فارغ ٹائم گھر میں اور اچھے کاموں میں صرف کرنا ہے۔
12. TV ویڈیو، گیمز اور موبائل سے بچنا ہے۔
13. فارغ ٹائم میں قرآن کا ترجمہ پڑھا یا سنا جائے۔اسلامی لٹریچر جو بچوں کے

متعلق ہو وہ پڑھا جائے۔

⑭ دعائیں یاد کرنی ہیں اور ان کو ان کے موقع پر پڑھنا ہے۔

قرآن کو خوبصورت آواز سے پڑھنا

پیارے بھائیوں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو قرآن کو خوبصورت آواز میں نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ اس لئے کوشش یہ کرنی ہے کہ قرآن کو نہایت عمدہ آواز میں پڑھا جائے۔ اچھے قاریوں کو سنا جائے۔ بالخصوص عرب قراء کو تجوید و قراءت اور ترتیل سے پڑھا جائے۔ جو سبق یاد کرنا ہوا سے کمپیوٹر پر پہلے سن لیا جائے۔ جلدی جلدی قرآن جو پڑھتا ہے تو قرآن اس پر لعنت فرماتا ہے اور پھر اس کا مظاہرہ بزم ادب اور اسلامی پروگرام وغیرہ میں کیا جائے۔

ہر ہر آیت ○ کے بعد رکا جائے۔ سانس لیا جائے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ہر ہر آیت پر وقف کیا کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

طالب علم کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلِ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ. (مسند احمد)

اے اللہ! قرآن کو میرے دل کی بہار اور سینے کا نور بنا دے۔ اور اس کو میرے غم اور پریشانی کو دور کرنے والا بنا دے۔

انتظامیہ کی ذمہ داریاں

❁ انتظامیہ کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ وہ استاد اور بچوں کو نہایت آرام دہ اور عمدہ

ماحول فراہم کرے جو ہر طرح کی سہولت سے مزین ہو۔ سردی گرمی کی مناسب دیکھ بھال ہو۔

- اپنے گھروں کو دیکھتے ہوئے استاد کا معقول مشاہرہ مقرر کیا جائے تا کہ وہ دل جمی سے کام کر سکے۔
- پندرہ سے بیس بچے ایک کلاس میں بٹھائے جائیں۔ اس سے زیادہ ہوں تو دوسری کلاس اور دوسرے استاد کا بندوبست کیا جائے تا کہ کارکردگی متاثر نہ ہو۔
- اپنی موجودگی میں بچوں کا امتحان لیا جائے۔
- غریب طلباء کا خیال رکھا جائے ان پر خصوصی شفقت کی جائے۔
- بچوں سے ذاتی رابطہ، تعلق اور دوستانہ ماحول رکھا جائے تا کہ وہ استاد کی بابت شکایت کر سکیں۔ غلط بچوں کی نشان دہی کر سکیں، تجاویز دے سکیں۔
- کمپیوٹر لیب کا بھی اہتمام کیا جائے۔ اگر نہیں تو بچوں کو ایک دو کمپیوٹر کیبن بنا کر دیئے جائیں۔ جس میں بچہ تلاوت سنے اور ان کی نقل کرے۔
- جن مدارس میں رہائش کا اہتمام ہے، ان پر خاص انداز سے کڑی نگاہ رکھی جائے۔ چھوٹے بڑے بچوں کی رہائش کا الگ الگ انتظام کیا جائے۔ رات کو مدھم لائٹیں آن رکھی جائیں۔ رات کو پہرہ رکھا جائے، چھاپے مارے جائیں، نوٹس میں بات آنے پر فوراً ایکشن لیا جائے۔ حتیٰ کہ کیمرے کا استعمال بھی کیا جائے۔
- رہائشی بچوں کو کھانا اپنے گھروں جیسا کھلایا جائے۔ رہائش بھی اچھی دی جائے۔



دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں
کا احساس کرتے ہوئے حتی الوسع ان کو پورا
کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جب تک
زندہ رکھے سعادت زندگی پر اور جب موت
آئے تو مقتل میں شہادت کی موت آئے۔

(آمین)

مولف کی دیگر کتب

ریاض التوحید (حصہ اول)	ریاض التوحید (حصہ دوم)
ریاض الایمان (حصہ اول)	ریاض الایمان (حصہ دوم)
ریاض الاطفال (بچوں کیلئے)	ریاض الشباب (نوجوانوں کے لئے)

غلیظ ترین گناہ خوفناک انجام (قوم لوط کی برائی کے متعلق)

چھوٹے کتابچے

جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت	کسی کلمہ گو سے بزورِ قوت لڑنا جائز نہیں
اسلام کے دو سنہری اصول	حفظ القرآن کس کس کی کیا ذمہ داری؟
سنن مجورہ	نماز کی اہمیت

مختصر اور آسان تجوید

دار القلم

1463 ـ سرکلر روڈ، چوک لوہاری منڈی، صدر گیٹ لاہور

0322-4866850

INSIDE GRAPHICS Cell: 0321-4032293